ازدواجی رشتہ سب سے زیادہ قریبی ہے

انسان کے تمام رشتوں میں شوہر اور بیوی کا بندھن سب سے زیادہ قریبی ہے۔ کیونکہ آدمی اپنی ماں کے اتنا نزدیک نہیں جتنا اپنی بیوی کے نزدیک ہے؛ اور نہ ہی عورت اپنے باپ کے ساتھ اتنی جُڑی ہوئی ہے جتنی اپنے شوہر کے ساتھ۔ اسی سبب سے یہ لکھا ہے " : وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ "

آدم اور حوا میں جلہ ا کی صورت

ہم نے دیکھا کہ جلہ ا نے آدم کو پیدا کیا، اور بعد ازاں اُس کے لیے حوّا کو بیوی بنایا، اور دونوں جلہ ا کی صورت میں بنائے گئے۔ جلہ ا کی صورت پر بننے کا مطلب یہ تھا کہ جلہ ا نے اُنہیں اپنی نمائندگی کے لیے زمین پر مقرر کیا؛ تاکہ وہ زمین پر حکومت کریں، اُسے نسل سے بھریں، اور اُس کے جانداروں پر تسلط رکھیں۔ جس طرح مشرقِ قدیم کے بادشاہ اپنی مورتیں اُن زمینوں میں قائم کرتے تھے جنہیں وہ فتح کرتے تھے، اپنی حکومت اور اختیار کی علامت کے طور پر، اُسی طرح بّ جلہ ا نے آدم اور حوّا کو زمین پر اپنا نائب بنایا۔

عورت بطور مددگار

مزید یہ کہ عورت کو مرد کے لیے مددگار بنایا گیا۔ یہ مدد کسی خادمہ یا کنیز کی نہیں، بلکہ ایک عہد کی شریک کی ہے؛ جو وفاداری اور سہارا دینے میں ساتھ کھڑی ہو۔ جس طرح بّ خود اسرائیل کا مددگار کہلایا، کیونکہ اُس نے اُن کے ساتھ عہد باندھا اور اُن کے ساتھ کھڑا رہا۔ اسی سبب سے بیوی اپنے شوہر کی مددگار ہے محبت اور وفاداری میں؛ اور شوہر اپنی بیوی اور بچوں کا محافظ اور روزی رساں مقرر کیا گیا ہے۔

شوہر کا فرض: روزی رسانی اور حفاظت

یہ مناسب نہیں کہ آدمی سُست رہے اور اپنی بیوی کو بوجھ اُٹھانے کے لیے تنہا چھوڑ دے۔ کیونکہ سب سے پہلے اپنے گھر کی فکر کرنا مرد پر فرض ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مرد کہتے ہیں، مگر مردانگی کے فرض کو پورا نہیں کرتے؛ ایسے صرف نام کے شوہر ہیں، نہ کہ عمل کے۔

شوہر کی بُلاہٹ یہ ہے کہ اپنی بیوی اور بچوں کے لیے روزی فراہم کرے، اور اُن کی حفاظت کرے۔ بیوی، بطور ماں، گھر اور بچوں کی پرورش کی اصل ذمّے دار ہے؛ اگر ضرورت ہو تو باہر بھی محنت کرے، مگر اُس کی پہلی ذمہ داری اپنے گھر ہی کے ساتھ ہے۔

محبت اور خدمت: شوہر کی قیادت

اصلی قیادت سُستی میں نہیں، نہ ہی بیوی پر ظلم جتانے میں ہے؛ بلکہ محبت اور خدمت میں ہے، جس طرح مسیح نے کلیسیا سے محبت کی اور اپنے آپ کو اُس کے لیے دے دیا۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو ایسے پیار کرے جیسے اپنے بدن کو، اُسے عزت دے، اُس کے بوجھ کو ہلکا کرے، اور اُس پر نرمی ظاہر کرے، نہ کہ سختی۔

کیونکہ یہ بڑا بُرا ہے جب مرد کہتے ہیں: "عورت تو مرد کے پاؤں کے نیچے جوتی ہے۔" یہ قول خبیث ہے اور خدا کے کلام کے برخلاف۔ عورت کو آدم کی پسلی سے لیا گیا، اُس کے دل کے پاس سے؛ تاکہ وہ محبوب ہو، محفوظ ہو، اور مسیحی محبت کے ساتھ رہبری پائے۔

ایک مرد اور ایک عورت

ہم نے یہ بھی دیکھا کہ شادی، الٰہی دستور کے مطابق، ایک مرد اور ایک عورت کا اتحاد ہے۔ مسیح میں تعدّدِ ازدواج جائز نہیں۔ خدا نے نہ تو آدم کو آدم کے ساتھ جوڑا، نہ ہی حوّا کو حوّا کے ساتھ؛ بلکہ آدم اور حوّا، نر اور مادہ، اُس نے اُنہیں بنایا۔

پس یکساں جنس کے نکاح خدا کی مرضی کے برخلاف ہیں، خواہ دنیا اُنہیں منظور کرے۔ خدا کے کلام نے صاف کہا ہے: ایک مرد اور ایک عورت، ایک مقدّس، واحد اور فطری عہد میں۔

شادی میں تشدّد کی بُرائی

میں صاف کہتا ہوں: جو اپنی بیوی پر ہاتھ اُٹھائے وہ خطاکار، ظالم اور عہد توڑنے والا ہے۔ ایسا شخص خدا کے سامنے مجرم ہے، کیونکہ اُس نے اُس مقدّس بندھن کو ناپاک کیا جس میں وہ شادی کے وقت داخل ہوا تھا۔ یہ فعل مکروہ ہے اور قابلِ نفرت۔

قدر میں برابری

اگرچہ اُن کے کردار الگ ہیں، مرد اور عورت عزت، قدر اور اہمیت میں برابر ہیں۔ بیوی کی شوہر کے تابع داری وظیفہ میں ہے، نہ کہ ذات میں۔ مرد اور عورت دونوں خدا کی نظر میں یکساں قیمتی ہیں۔

انسان کا زوال

اب ہم تیسرے مضمون کی طرف آتے ہیں: انسان کا زوال، اور اُس کے منفی نتائج، جو مرد اور عورت دونوں پر نازل ہوئے۔
آؤ پیدائش، باب ۳، آیت ا سے پڑھیں:
"اور سانپ سب جنگلی جانوروں سے زیادہ چالاک تھا، جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا؛ اور اُس نے عورت سے کہا، کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ تم باغ کے ہر درخت کا پھل نہ کھانا؟..."
یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ عورت سانپ کے دھوکے میں آئی، اور مرد نے بھی کھایا، اور دونوں گناہ میں گر گئے۔ اس طرح اُن کے خدا دِیے ہوئے کردار اُلٹ گئے۔

آدم کی ذمہ داری

اچھی طرح یاد رکھو: نیک و بد کے علم کے درخت کے بارے میں حکم آدم کو دیا گیا تھا۔ پس اصل ذمہ داری اُسی پر تھی۔ کیونکہ وہ رہبر اور محافظ مقرر ہوا تھا، پھر بھی وہ غائب تھا جب سانپ نے اُس کی بیوی کو آزمائش میں ڈالا؛ اور بعد ازاں اُس نے اُس کی آواز پر کان دھرے اور پھل کھا لیا۔
پس اللہ ﷻ کی نظر میں، آدم ہی زیادہ قصوروار ٹھہرا، کیونکہ اُس نے اپنی بیوی کی حفاظت نہ کی اور اپنے اللہ ﷻ کی فرمانبرداری بھی نہ کی۔

یونس کے دفن کا سوال

اور میں نے اپنے دل میں سوچا: یہ کس قسم کی قبر ہے جو سمندر میں تین دن اور تین راتیں بھٹکتی رہی، اور اُس میں ایک نبی کا جسم تھا؟ اور میں نے پاک نوشتوں میں بڑی جستجو کی، مگر ایسا کوئی نام نہ پایا۔
پھر میں محلے کے بزرگوں کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا، کہ مجھے بتاؤ، وہ نبی کون تھا؟ اور انہوں نے جواب دیا، وہ نبی یونس تھا۔ لیکن میں نے کہا، یونس اس معاملہ میں کیسے آیا؟ کیونکہ یہ لکھا ہے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھا، اور مچھلی تین دن اور تین راتیں سمندر میں چلتی رہی۔
پس اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ، ایک نیا قصّہ ڈھونڈتے ہوئے، اللہ ﷻ کی سچائی کو عجیب خیالات میں بدل دیتے ہیں، اور یوں سادہ دلوں کو حیران کرتے ہیں۔

آدم کی پیدائش کے وقت اُس کی عمر

اور عُلما و عالمانِ دین نے دریافت کیا، کہتے ہوئے، جب اللہ ﷻ اوند نے آدم اور حوّا کو پیدا کیا، اُس وقت اُن کی قامت کی جوانی کس درجہ کی تھی؟
بعض کہتے ہیں کہ آدم کو تیس برس کی عمر کے اندازہ پر خلق کیا گیا۔ کیونکہ تیس برس کی عمر میں آدمی

پورا بالغ سمجھا جاتا ہے، جو جوان بھی ہے اور تجربہ کار بھی، شادی کے لائق اور ذمّہ داری کے بوجھ کو اُٹھانے کے قابل۔ اور دیکھو، یہود میں بھی لازم تھا کہ کوئی نبیّ تیس برس سے کم عمر نہ ہو۔ پس یسوع مسیح نے بھی اپنی خدمت کا آغاز قریباً تیس برس کی عمر میں کیا، اور جلّ ا اور آدمیوں دونوں کے حضور مقبول تھا۔ اسی طرح بعض یہ بھی مانتے ہیں کہ نئے آسمان اور نئی زمین میں مقدّسین ہمیشہ کے لئے تیس برس کی جوانی اور قوّت میں قائم رہیں گے؛ کبھی بوڑھے نہ ہوں گے، نہ کمزور، بلکہ ہمیشہ ابدی زندگی کی معموری میں رہیں گے۔

قیامت میں نکاح

اور بعض نے پوچھا، کہتے ہوئے، کیا شوہر اور بیویاں آنے والے جہان میں بھی یونہی ساتھ رہیں گے جیسے اب ہیں؟ مگر یسوع نے اُن کو جواب دیا، تم غلطی کرتے ہو، نہ کتابِ مُقدّس کو جانتے ہو اور نہ جلّ ا کی قدرت کو۔ کیونکہ قیامت میں نہ وہ بیاہ کریں گے اور نہ بیاہے جائیں گے، بلکہ آسمان کے فرشتوں کی مانند ہوں گے (متی 22:29-30)۔
پس مقدّسین جلّ ا کی حضوری کی خوشی، فرحت، اور تسلی سے معمور ہوں گے؛ ایسی خوشی جو اس موجودہ جہان کے سب لذّتوں سے بڑھ کر ہے۔

گناہ کی چار گناہ تباہی

جب آدم اور حوّا نے نافرمانی میں گناہ کیا، تو اُس کے چار پہلو سے نقصان ہوئے:

1. آدمی کا جلّ ا کے ساتھ تعلق – اُنہوں نے جلّ اوند جلّ ا کی آواز کو سُنا جو باغ میں ٹھنڈک کے وقت چلتا تھا، اور وہ درختوں کے درمیان چھپ گئے۔ پہلے وہ اُس کے ساتھ دوست کی مانند

چلتے تھے؛ مگر اب ڈر گئے اور دور ہو گئے۔ فاصلہ، بیگانگی اور جدائی انسان اور اُس کے خالِق کے درمیان آگئی۔

2. آدمی کا اپنے آپ سے تعلق – آدم نے کہا، میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور ڈر گیا، کیونکہ میں ننگا تھا، پس میں نے چھپایا۔ خوف، شرم اور گناہ کا احساس انسان کی جان میں داخل ہو گیا، جس نے پہلے صرف معصومیت کو جانا تھا۔ جہاں پہلے صفائی، قربت اور پاکیزگی تھی، وہاں اب ہیچپائی، کمترّت اور شرمندگی آگئی۔
3. آدمی کا عورت کے ساتھ تعلق –اور آدم نے کہا، وہ عورت جو تُو نے میرے ساتھ دی، اُس نے مجھے درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ پس آدم نے الزام اپنی بیوی پر ڈالا، بلکہ خدا پر بھی جس نے اُسے دیا تھا۔ جہاں پہلے آدم نے خوش ہو کر کہا تھا، یہ تو میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے، اب اُس نے الزام اور جھگڑا کیا۔
4. آدمی کا مخلوقات کے ساتھ تعلق –کیونکہ اُن کی نافرمانی سے سانپ ملعون ہوا، عورت پر بوجھ ڈالا گیا، اور آدم کو عمر بھر محنت و مشقّت میں مشغول کیا گیا۔

ننگے پن کی معصومیت زوال سے پہلے

اور وہ دونوں ننگے تھے، آدم اور اُس کی بیوی، اور شرمندہ نہ تھے (پیدائش 2:25)۔

کیونکہ معصومیت کے پاک حال میں نکاح تین چیزوں سے ممتاز تھا:

- شفّافیت –اُن کے دل اور بدن ایک دوسرے کے لئے کھلے تھے، بغیر مکر کے۔
- قُربت –اُن کا ملاپ کامل بھروسہ اور قربت میں تھا۔
- پاکیزگی –اُن کی ننگائی میں کوئی شرم نہ تھی، جیسے چھوٹے بچوں میں، کیونکہ گناہ نے ابھی اُن کے خیالات کو آلودہ نہ کیا تھا۔

مگر زوال کے بعد شرم اور خوف داخل ہوئے؛ اِسی لئے انسان اپنے آپ کو لباس پہنانے لگا، تاکہ اُس کی ننگائی ظاہر نہ ہو، اور اُس کی عزّت خاک میں نہ ملے۔

نکاح کی یگانگی

اسی سبب سے آدمی اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا، اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے (پیدایش 2:24)۔
یہ یگانگی چار رُخ رکھتی ہے:

1. جسمانی یگانگی –اُن کے بدنوں کے ملاپ میں۔
2. جذباتی یگانگی – محبت اور احساسات کی ہم آہنگی میں۔
3. عملی یگانگی –گھر کے کام اور بوجھ میں شریک ہو کر۔
4. روحانی یگانگی – نجات اور نئے جنم میں مسیح کے وسیلہ سے۔

اور اگرچہ اختلافات اُٹھتے ہیں، پھر بھی خدا پرست نکاح میں وفاداری، اتحاد اور ثبات ہوتا ہے یہاں تک کہ موت اُن کو جدا کرے۔

جھگڑے کا آغاز

لیکن جیسے ہی اُنہوں نے گناہ کیا، مرد اور عورت کے درمیان جھگڑا داخل ہو گیا۔ خوشی کی پہلی یگانگی الزام اور ملامت سے ٹوٹ گئی۔ یوں آدمی کے تعلقات — خدا کے ساتھ، اپنے آپ کے ساتھ، اپنے ساتھی کے ساتھ، اور مخلوقات کے ساتھ — سب گناہ سے بگڑ گئے، اور جہان فساد میں گر پڑا۔

رفاقت کا ٹوٹ جانا

یوں رفاقت ٹوٹ گئی۔ کیونکہ آج بھی بہت سے مرد اور عورت یہی کرتے ہیں۔ وہ اپنی ذمّہ داری نہیں اُٹھاتے، بلکہ الزام کسی اور پر ڈالتے ہیں۔ کوئی حلبُ اپر ڈالتا ہے، کوئی اپنے بھائی پر، کوئی اپنی بیوی یا شوہر پر، کوئی اپنے بچوں یا والدین پر، کوئی حکمرانوں پر، بلکہ معاشرتی نظام پر بھی۔ لیکن قصور اُنہی کا ہوتا ہے۔ جب حلبُ اوند نے آدم سے کہا، جس درخت کا پھل کھانے سے میں نے تجھے منع کیا، یوُ نے اُس کا کھالیا، تو آدم نے مڑ کر عورت پر الزام ڈالا۔ "وہ عورت جو یوُ نے میرے ساتھ دی، اُس نے مجھے درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔" دیکھو، اُس نے اپنے آپ کو بری کیا، حالانکہ وہ سر اور رہنما تھا۔ اُسے چاہئے تھا کہ بیوی کو نصیحت کرتا یا روکتا؛ مگر اُس نے خود کھایا، اور پھر الزام ڈال دیا۔

عورت کا الزام

اور حلبُ اوند حلبُ انے عورت سے کہا، یوُ نے یہ کیا کیا؟ اور عورت نے کہا، سانپ نے مجھے بہکایا اور میں نے کھایا۔ پس آدم نے عورت پر الزام ڈالا، اور عورت نے سانپ پر۔ کسی نے بھی اپنی خطا کا بوجھ قبول نہ کیا۔ جیسے حننیاہ اور سفیرہ نے مل کر رُوحُ القُدس کو آزمایا، ویسے ہی یہاں بھی مرد اور عورت نے اپنی ذمّہ داری چھوڑ کر الزام تراشی کی۔

گناہ کا تیسرا اثر: الزام کا رُوح

پس گناہ کا تیسرا پھل جو انسان میں ظاہر ہوا، وہ الزام اور ملامت ہے۔ آدمی نے حلبُ اپر الزام ڈالا، اپنی بیوی پر، شوہر پر، والدین پر، بھائیوں پر، بلکہ حکمرانوں اور امیروں پر۔ سب اُس کی نظر میں قصوروار تھے، سوائے اپنے آپ کے۔

لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی؛ اِس کی ابتدا عدن سے ہوئی۔ اور شیطان خود بھی، ان ملامتوں سے تنگ آ کر یہ کہہ سکتا ہے، دیکھو، وہ سب قسم کی بدی خود ہی کرتے ہیں، اور میرا نام اُس پر لگا دیتے ہیں۔

گناہ کا چوتھا اثر: زمین پر لعنت

اور آدم سے اُس نے کہا، چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جس کے بارے میں میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تُو اُسے نہ کھانا، اِس لئے زمین تیرے سبب سے ملعون ہوئی؛ ساری عمر تکلیف کے ساتھ اُس سے تُو کھائے گا۔ وہ تیرے لئے کانٹے اور جھاڑ اُگائے گی۔

پہلے باغ کا نام عدن تھا، جس کا مطلب ہے خوشی یا لذّت۔ اُس میں ایک دریا بہتا تھا جو ہر حصہ کو سیراب کرتا تھا، اور جو کچھ خُدا نے بنایا تھا وہ سب اچھا تھا۔ مگر اب زمین آدم کے سبب سے ملعون ہوئی۔ فراوانی کی جگہ کانٹے اُگے۔ خوشی کی جگہ محنت اور مشقّت پیدا ہوئی۔

انسان اور مخلوقات کے درمیان رشتہ ٹوٹ گیا

یوں انسان کی رفاقت اپنے خالق کے ساتھ ٹوٹ گئی، اپنی ذات کے ساتھ ٹوٹ گئی، اپنے ساتھی کے ساتھ ٹوٹ گئی، اور اب مخلوقات کے ساتھ بھی ٹوٹ گئی۔ زمین گناہ کے بوجھ سے کراہتی ہے، اور فضا فساد سے بھری ہے۔ آلودگی، زوال، قحط اور وبا—یہ سب نافرمانی کے پھل ہیں۔

لیکن دیکھو، یوحنا کی مُکاشفہ میں لکھا ہے کہ خُدا نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا، جس میں راستبازی سکونت کرے گی۔ اور اُس مقدّس شہر میں لعنت نہ ہو گی، نہ رونا، نہ چِلّانا، نہ درد۔